وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا ۔ یعنی ان گمراہوں کی یہ حالت ہے کہ ہدایت کی راہ دیکھتے ہیں تو اس کو راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھتے ہیں تو اس کو راستہ بنالیتے ہیں۔ راقم خادم مرزا صاحب

محمد مہرالدین عفی عنہ از ہیالونڈ

دلائل مرزا

دلیل نمبر ۳

"خلافت مرزا"

(منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری کے قلم سے)

جناب مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی و الہامات پر کافی سے زیادہ لکھا جاچکا ہے۔ لیکن انہوں نے قرآن وحدیث اور اپنے "معجزانہ افعال" و "خارق عادت اخبار" سے جو بحیثیت دلائل اپنی نبوت وغیرہ پر تمسک کیا ہے اس پر آجتک کوئی جامع مضمون میری نظر سے نہیں گذرا ۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے خاکسار نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے ۔ خدا تکمیل کو پہنچائے۔ آمین۔

منجملہ بہت سی دلائل کے ایک مضحکہ خیز دلیل مرزا جی نے اپنی صداقت پر یوں بنائی کہ پہلے آیت کریمہ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ سے تمسک کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ بنایا ۔ پھر اس بنیاد خام پر یوں عمارت کھڑی کی کہ آنحضرت صلعم کے خلفاء مثیل خلفاء موسیٰ ہیں ۔ یہانتک کہ تعداد خلفاء میں مماثلت، اُن کے کارناموں میں مماثلت، سوانح حیات میں مماثلت، مدت آمد میں مماثلت، وغیرہ ذالک ۔ اس کے جواب میں ہم ماہ فروری و مئی کے "مرقع قادیانی" میں

بدلائل کثیرہ واضح کر چکے ہیں کہ اس دلیل کے تمام مقدمات محض مرزا صاحب کی کھینچ تان اور سعی ناکام ہیں۔ مرزا صاحب کی اصل غرض اس طول کلامی سے یہ تھی کہ کسی طرح خود بدولت مسیح کے مثیل بن سکیں۔ چنانچہ انہوں نے کمال دماغ سوزی سے باوجود اس تسلیم کے کہ "بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسےٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔" (ص۹۶ حقیقۃ الوحی) حضرت مسیح کو موسےٰ کی پیروی سے درجہ نبوت پر فائز ہونے والا بنایا۔ (ص۴ حاشیہ چشمہ مسیحی) اسی طرح انہیں موسےٰ کا "آخری خلیفہ" قرار دیکر اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا "متبع نبی و آخری خلیفہ" ٹھیرایا۔ (ص۱۵۲ حاشیہ حقیقۃ الوحی وغیرہ)

تو جیسا کہ ہم عرض کر چکے کہ یہ تمام کارروائی مرزا صاحب کی محض ایک تودۂ طومار ہے تو بھی آج ہم مرزا صاحب کے ادعاء مثیل مسیح کی مفصل تنقید کرتے ہیں اور بفضلہ تعالےٰ بدلائل واضحہ ثابت کرتے ہیں کہ اگر بفرض محال مرزا صاحب کی تمام کھینچ تان کو صحیح بھی سمجھا جائے تو بھی وہ مثیل مسیح نہیں ہو سکتے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔

دلیل اول مرزا صاحب اپنے دعوے مثیل مسیح کو ثابت کرتے ہوئے اسپ کلک کو میدان صفحات کتاب شہادۃ القرآن پر بے تحاشہ و بے ہنگام دوڑاتے ہوئے گویا ہیں۔

"آیات قرآنی پر غور کے ساتھ نظر کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ محمدی استخلاف کا سلسلہ موسوی استخلاف کے سلسلہ سے بکلّی مطابق ہونا چاہئے جیسا کہ کما کے لفظ سے مفہوم ہوتا ہے۔ اور جبکہ بکلّی مطابق ہوا تو اس امت میں بھی اس کے آخری زمانہ میں جو قرب قیامت کا زمانہ ہے حضرت عیسےٰ کی مانند کوئی خلیفہ آنا چاہئے × × × اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح حضرت موسےٰ سے **چودہ سو برس** بعد آئے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کا اس زمانہ میں ظہور کرنا ضروری ہو

اور خدائے تعالیٰ کے وعدوں میں تخلف نہیں۔" (ص۶۹ شہادۃ القرآن مؤلفہ مرزا صاحب)

یہ تحریر بعبارۃ النص کہہ رہی ہے کہ مسیح موعود کے آنے کا زمانہ بموجب نص قرآن اور وعدالرحمٰن نبی صلعم کے "چودہ برس بعد" ہے۔ بایں لحاظ یہ "چودہ سو برس بعد" خواہ پیدائش نبوی سے شمار کریں خواہ وفات نبوی سے، ہر دو حالتوں میں آمدِ مسیح موعود کیلئے کافی عرصہ باقی ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے ربع صدی گذر چکی ہے۔ پس مرزا صاحب بقول خود غیر صادق مسیح ہیں ؎

لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

دلیل دوم | مرزا صاحب مسیح و مثیل مسیح میں "مشابہت تامہ"۔ "مطابقت کلی" بنص قرآن لازمی قرار دیتے ہیں۔ اور خود اُنہوں نے امور ذیل کو ثبوت مماثلت سمجھا ہے۔

(۱) مطابقت اسمی (۲) موافقت اسم والدین (۳) مماثلت خُلق (۴) مشارکت فی الخلق۔ (ازالۂ اوہام ص۱۴۱ مفصل در مرقع قادیانی بابت ماہ مئی ۳۲ء ص۱۵)

حالانکہ مرزا صاحب خود اِن تمام امور میں حضرت مسیح سے بعد المشرقین رکھتے ہیں۔ پس وہ مثیل مسیح نہیں ہوسکتے۔ مفصّل سنئے! (۱) مسیح کا اسم مبارک "عیسٰی" اور مرزا صاحب کا نام "غلام احمد" (۲) مسیح بن باپ پیدا ہوئے (ص۲۲ تحفہ گولڑہ) مگر مرزا صاحب کے والد تھے جن کا نام "غلام مرتضٰے" تھا۔ تیسری بات مماثلت فی الخُلق ہے۔ سو آگے چلکر اس پر مفصّل تبصرہ ہوگا۔ امر چہارم مشارکت خَلق ہے۔ سو اگرچہ بتعلیم قرآن جناب مسیحؑ تمام کمالات انسانیہ میں کامل الفطرت وجمیع نقائص وعیوب فطرت سے منزّہ ومبرّا تھے۔ لیکن اس مضمون میں ہم خلقت مسیح پر بتحریرات وعقائد مرزا روشنی ڈالینگے اور پھر مرزا صاحب کی مماثلت با مسیح کو جانچینگے۔ سو ملاحظہ ہو مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

" اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح کو وہ فطری طاقتیں نہیں

دی گئیں جو مجھے دی گئیں[1]۔ کیونکہ وہ ایک خاص قوم کیلئے آئے تھے۔
اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ
دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت عنایت کی"
(ص ۱۵۳ حقیقۃ الوحی)

قول بالا سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناقص فطرت اور مرزا صاحب بمقابلہ حضرت روح اللہ مسیح ابن مریم اکمل الفطرت تھے۔ پس "مشابہت تامہ جو نص قرآن سے ثابت ہے" نہ رہی۔ اور سنئے مرزا صاحب حضرت مسیح کی ناقص فطرت کا اظہار یوں بھی کرتے ہیں۔

"حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت (طاقت رجولیت) سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی اعلیٰ نمونہ نہ دے سکے۔ اسی لئے یورپ کی عورتیں نہایت قابل شرم (مذہبی) آزادی سے فائدہ اٹھا کر اعتدال کے دائرہ سے ادھر اُدھر نکل گئیں"۔ (ص ۲ نورالقرآن ۲)

اس تحریر میں جس قابل نفرین بہتان طرازی سے کام لیکر حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات پر حملہ کیا گیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ افسوس۔ بخلاف اس کے اپنے متعلق کہا ہے کہ "مجھے چالیس مردوں[2] کی قوت عطا کی گئی"۔ (الفضل ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۱۹)

کاش مرزا صاحب اس امر میں ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے مطابقت پیدا کرلیتے تو کم از کم ان کا دعوے "مثیل مسیح" تو ثابت ہو جاتا۔ پھر یہ کوئی مشکل بات

---

[1] کیا سچ ہے ۔
خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے[*] کو دعوے پیمبری کا ہے (مرقع)

[2] چالیس مردوں کی طاقت اور بلکہ ایک ؟ کچھ دال میں کالا ہے۔ (مرقع)

[*] مرزا صاحب کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ (مرقع)

بھی نہ تھی۔ مرزا صاحب نیم حکیم تو تھے ہی، ایک ہی پڑیہ ..... کافی تھی۔ یا تیز دھار اُسترے کا معمولی سا وار۔ مگر افسوس ہے کہ جسطرح آپ نے پرلے درجے کی بُزدلی سے حضرت مسیح علیہ السلام پر حملہ کیا، اسی طرح اس مقام پر بھی بُزدلی دکھائی۔ پھر اس "کوڑھ پر کھاج" یہ کہ کمال جسارت سے الہام سُنایا جاتا ہے۔

"انت اشدّ مناسبۃ بعیسی ابن مریم واشبہ الناس بہ خُلقًا وخَلقًا وزمانًا۔" (ص۲۵ البشریٰ جلد ۲)

(اے مرزا) تو مسیح سے اشد مناسبت رکھتا ہے اور تو دنیا بھر کے تمام لوگوں سے زیادہ مشابہ ہے ساتھ مسیح کے بلحاظ خُلق و خَلق و زمانہ کے۔"

مرزا صاحب کی تحریرات منقولہ بالا کو پڑھکر کوئی دانا اس الہام کو پُر از کذب و دروغ نہ جانے گا؟

دلیل نمبر ۳ مرزا صاحب امور مماثلت کے ضمن میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ

"مماثلت فی الانعامات ہونا از بس ضروری ہے۔ اور مماثلت تامہ تبھی متحقق ہو سکتی ہے جب مماثلت فی الانعامات متحقق ہو۔" (ص۲۷ شہادۃ القرآن)

معلوم ہوا کہ مثیل اور اصیل کیلئے انعامی حیثیت میں بھی مماثلت از بس ضروری ہے۔ بلکہ مماثلت تامّہ بدون اس کے ہو ہی نہیں سکتی اور بقول و باعتقاد مرزا صاحب کے نبوّت بھی انعام ہے (ص۱۲۵ تریاق) پس اگر ہم ثابت کر دیں کہ مرزا صاحب اور انعامات تو درکنار "نبوت کے عظیم الشان انعام" میں بھی مسیح سے موافقت تامہ نہیں رکھتے تھے۔ تو ہمارا حق ہوگا کہ ہم علی الاعلان کہیں ؎

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

سنئے مرزا جی خود مانتے ہیں کہ حضرت مسیح صاحب شریعت و صاحب کتاب نبی تھے۔ (ص ۱۸۸/۱۸۹ ضمیمہ نصرۃ الحق) اور اپنی نبوت کے متعلق ان کا اعلان یہ ہے کہ

"(ہماری نبوت) تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ہم ایسے دعوے کو کفر سمجھتے ہیں۔" (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب بقول خود "انعام نبوت" میں بھی حضرت عیسےٰؑ کے مثیل تام نہ تھے۔ فھذا ما ادنا۔

دلیل نمبر ۴ منجملہ وجوہات مماثلت مرزا جی نے خلق میں مثیل مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اور یہ بات معروف و معلوم ہے کہ اخلاقی تعلیم مسیحؑ کی یہ بھی تھی کہ ہر موقع پر نرمی و عفو سے کام لیا جائے، ظلم و تعدی و پیش قدمی تو قطعی حرام قرار دی گئی ہے۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق اسقدر گرم ہے کہ نار جہنم بھی اس سے پناہ مانگتی ہوگی۔ اس کی مثال ہم مرزا صاحب کی عملی حالت سے دیتے ہیں۔ کسی مخالف نے کہا کہ مرزا کوڑی کوڑی کو لاچار ہے تو مرزا جی نے اس پر یہ در افشانی کی کہ

"ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری حیثیت کے بارے میں اس راقم وزد منش کو کیوں اتنے تفکرات پیدا ہوگئے۔ یہانتک کہ بندوبست کے کھیوٹ میں ہماری زمین تلاش کرتا پھرتا ہے۔ اس قدر دھڑکا اس کے دل میں کیوں پیدا ہوگیا۔ ہمارے ملک میں ایک قوم ہندو جٹ ہیں ان کی یہ عادت ہے کہ جب وہ **اپنی دختر کا ناطہ** کسی جگہ کرنا چاہتے ہیں تو چپکے چپکے اس گاؤں میں چلے جاتے، تحقیق و تفتیش کرتے ہیں۔ پڑتال کے بعد **اپنی دختر** اس کو دیدیتے ہیں۔ لیکن اس جگہ تو ان امور میں کوئی بات بھی نہیں تھی۔" (صـ ۱۸/۱۹ شحنۂ حق)

احمدی دوستو! کیا ملہم، ہاں مسیح موعود، ہاں ہاں رسول، نبی اللہ بننے کے لئے اسی قدر اخلاق کی ضرورت ہے یا اس سے زیادہ۔ شرم!

ناظرین! یہ تو ہوئی حضرت مسیح کی تعلیم اخلاق و مرزا جی کے عمل اخلاق کی مثال۔ اب سنئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اخلاق مرزا صاحب کی زبان آتشیں و ہان سے۔ لکھتے ہیں:۔

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا × × اس قدر

بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہدیا × × سخت سخت گالیاں دیں" الخ (ص۹ چشمہ مسیحی)

اس تحریر میں کھلے الفاظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بداخلاق، بدزبان وغیرہ کہاہے مگر اپنے متعلق الہام گھڑا ہے ۔" خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا" (ص۱۱ اربعین ۳)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے اخلاق کی منقولہ بالا امثلہ کو دیکھ کر کوئی منصف مزاج مرزائی بتا سکتا ہے کہ اس الہام میں جھوٹ کے من اور سچ کے رتی ہے؟

الحاصل مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بداخلاق اور بدزبان کہاہے بخلاف اس کے اپنے وجود بے جود کو مجسم اخلاق ظاہر کیا ہے باوجود اس کے دعوے ہے کہ ۔

"میں مسیح سے اشد مشابہت و کلی مطابقت تمام مواقفت رکھتا ہوں اس لئے میں مثیل مسیح ہوں" (جل جلالہ)

دلیل نمبر ۵ مرزا صاحب نے وجوہات مماثلت میں سوانح حیات کے اندر" بالکل مشابہت" کو بھی شمار کیا ہے جیسا کہ ازالہ اوہام ص۱۷ طبع سوم پر مسطور ہے ۔

"اور یہ مثیل موسےٰ (محمد صلعم) کا مسیح (مرزا) اپنی سوانح حیات میں × × اس مسیح سے بالکل مشابہ ہوگا جو موسیٰ کو دیا گیا"

اس تحریر کو ملحوظ رکھ کر ہم نقشہ ذیل میں "حضرت مسیح نبی" و جناب قادیانی متنبی کے سوانح حیات کو بالفاظ و باعتقاد مرزا نقل کرتے ہیں جس سے واضح و عیاں ہوجائیگا ۔ کہ مرزا صاحب کسی بات میں بھی مثیل مسیح نہ تھے ۔

حضرت مسیح علیہ السلام	جناب مرزا قادیان
(۱) اسم گرامی "مسیح و عیسیٰ" (علیہ السلام) پیدائش بن باپ ص۱۲۷ نزول المسیح مصنفہ مرزا صاحب	(۱) نام نامی "غلام احمد" والد کا نام غلام مرتضیٰ ص۱ سیرت مسیح موعود مصنفہ پسر مرزا
(۲) (نقل کفر کفر نباشد۔ بقول مرزا) "مسیح کی تین دادیاں نانیاں زنا کار" ص۱۲ نور القرآن ۲ وضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷	(۲) مرزا کا خاندان و نسب اعلیٰ تھا ۔ (ص۱ اعجاز احمدی)

(۳) "حضرت مسیح نے مہد میں کلام کیا" (صفحہ ۹۲ تریاق طبع ۲)	(۳) زمانہ شیر خوارگی میں تو کیا ارذل العمر میں بھی سوائے سب وشتم کے کوئی معجزانہ کلمہ آپ کی زبان سے نہیں نکلا۔
(۴) حضرت مسیح بعمر ۳۰ سال مبعوث ہوئے (اصل مصفّٰی مصنفہ خدا بخش احمدی مقرب مرزا صفحہ ۵۱۰)	(۴) بعثت مرزا بعمر ۴۰ سال (صفحہ ۶۷ تریاق القلوب)
(۵) بعد دعوے کے بقول مرزا حضرت مسیح گرفتار ہوئے "منہ پر تھوکا گیا" طمانچے پڑے۔ تازیانے لگے۔ حوالات میں گئے (طبع ۳ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۶ ازالہ اوہام)	(۵) نہ تو مرزا جی کے منہ پر تھوکا گیا۔ اور نہ طمانچے پڑے نہ تازیانے لگے۔ اور نہ بڑے گھر گئے۔
(۶) مسیح نے باذن الٰہی مردے زندہ کئے۔ (صفحہ ۴۳۲ براہین احمدیہ)	(۶) مرزا صاحب تمام عمر زندوں کو مارنے کی دعائیں مانگتے رہے چنانچہ فرماتے ہیں "ہم نے طاعون پھیلنے کی دعا کی[1] سو وہ قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی" (صفحہ ۲۲۴ حقیقۃ الوحی) "مولوی ثناء اللہ جھوٹا ہے مجھ سے پہلے مریگا" (اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)
(۷) "مسیح کی بیوی نہ تھی" (صفحہ ۲۴ ریویو ۱۹۰۲ء)	(۷) مرزا صاحب دو عورتوں (جن میں سے ایک کو محمدی بیگم کے نکاح میں مانع ہونے کے باعث طلاق دیدی تھی) کے خاوند ہونے کے باوجود الہام سنا رہے تھے "خواتین مبارکہ تیرے نکاح میں آئینگی" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) یہ بات علیحدہ ہے کہ "خواتین" چھوڑ ایک خاتون بھی آپکے نکاح میں نہ آئی جسکی تمنا آپ قبر میں لے گئے۔ (صفحہ ۱۳۲ تتمہ حقیقت الوحی) (مفہوم)

[1] یہ مرزا صاحب کا کذب صریح ہے طاعون پھیلنے سے قبل مرزا صاحب نے کوئی دعا نہیں کی۔ ۱۲ منہ

(۸) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی کوئی (جسمانی) آل (اولاد) نہ تھی" (ص ۲۴۶ تریاق القلوب طبع سوئم)	(۸) گو مرزا صاحب کے کئی ایک الہام بابت اولاد انا نبشرک بغلام حلیم[۵۲] "ولبشرتی بخامس[۵۳] وغیرہ صریح غلط ثابت ہوئے۔ تاہم ان الہاموں سے پہلے آپ کے چار لڑکے موجود تھے جن کے متعلق الہام" تھا کہ "عمر پاوینگے" یہ امر دیگر ہے کہ ان عمر پانیوالے الہامی لڑکوں میں سے ایک "مبارک احمد" کم عمری میں ہی نہ صرف مرزا صاحب کو داغ مفارقت دے گیا بلکہ ان کے الہام متعلقہ درازی عمر پر بھی مہر تکذیب ثبت کر گیا۔ الغرض مرزا صاحب صاحب اولاد تھے۔
(۹) بقول مرزا "حضرت مسیح عمل ترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے" (ص ۱۲۷ حاشیہ ازالہ اوہام طبع ۳)	(۹) مرزا صاحب اس عمل کو "مکروہ قابل نفرت" جانتے تھے۔ (ص ۱۲۷ حاشیہ ازالہ طبع ۳)
(۱۰) بقول مرزا "مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ، پیٹو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوے کرنے والا" (ص ۲۱/۲۴ مکتوبات احمدیہ جلد ۳) (معاذ اللہ استغفر اللہ)	(۱۰) قول مرزا ہے کہ "میرے چال چلن پر کوئی حرف گیری نہیں کرسکتا" شراب کے متعلق کہا "اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی" (رسالہ نسیم دعوت مولفہ مرزا ص ۶۹) خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب شرابی وغیرہ نہ تھے۔
(۱۱) مرزا صاحب نے مثیل اور اصیل میں۔ سوانح حیات کے اندر "مشابہت نامہ" ضروری قرار دی ہے	(۱۱) افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے مثیل مسیح بننے کے لئے تو ایڑی چوٹی تک کا زور صرف کردیا اور

[۵۲] ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں [۵۳] خدا نے مجھے پانچویں لڑکے کی بشارت دی۔